سرکاری یوجنا اور چنندہ قوانین کے سلسلے کی ساتویں کڑی

مسلم او۔ بی ۔سی طبقہ کی، ذات کے اسناد سے محرومی

شیخ نثار احمد تمبولی، دھولیہ۔

8308438045

مہاراشٹر میں مستحق مسلم او۔بی ۔سی طبقات کے افراد کو ذات کے اسناد ملنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں ۔آج بھی تقریباً ۹۵ فیصد مسلم او۔بی ۔سی طبقات کے افراد ذات کے اسناد سے محروم ہیں، محرومیت کی وجہ اوٹ پٹانگ اور بے بنیاد بتائی جاتی ہے جیسے ۔۔۔۱۹۵۰ء کے پہلے کا ذات کا ثبوت ۔۔۔۱۹۶۷ء کے پہلے کا محصولی ثبوت ۔۔۔۱۹۶۷ء کے پہلے کا ذات کا ثبوت ۔۔۔ باپ دادا کے ذات کے تعلق سے ثبوت ، وغیرہ وغیرہ ۔مروّجہ سرکاری احکامات میں متذکرہ اوٹ پٹانگ شرائط کے تعلق سے کسی قسم کا رتّی برابر بھی ذکر نہیں ہے ۔یہ حقیقت ہے کہ مورخہ ۲۱، مارچ ۱۹۷۹ء اور ۱۶، اکتوبر ۱۹۸۵ء کے جی ۔آر میں او۔بی ۔سی اسناد کیلئے جن دستاویز کا ذکر درج ہے ان میں بیشک امیدوار کی ذات کے اندراج کی شرط ہے ۔لیکن ۱۹، اکتوبر ۱۹۹۵ء اور ۲۲، جولائی ۱۹۹۶ء کے سرکاری احکامات کے تحت ان شرائط سے مسلم او۔بی ۔سی امیدواروں کو مستثنیٰ کر دیا گیا ہے وہ بھی اس نشاندہی کے ساتھ کہ مسلمانوں کے دستاویز میں ذات کی بجائے مسلم یا مسلمان درج ہونے کے امکانات قوی ہیں ۔لہٰذا اس بات کو دھیان میں رکھتے ہوئے رہائشی تحقیقات، نیز تلاٹھی یا سرپنچ کا داخلہ اور حلف نامہ کی بنیاد پر مسلم او۔بی ۔سی امیدواروں کو ذات کے اسناد دیئے جانے کا حکم ہے ۔مسلمانوں کو باآسانی او۔بی ۔سی اسناد کی فراہمی کے لئے ۳، جون ۱۹۹۶ء اور ۴، اکتوبر ۲۰۰۱ء کے جی ۔آر کے مطابق مسلم او۔بی ۔سی طبقہ کی رجسٹرڈ سوسائیٹی کی جانب سے دیئے جانے والے داخلے کو بھی بطور ثبوت استعمال کئے جانے کا حکم ہے ۔امیدوار کے دستاویز میں ذات کا ثبوت اگر ملتا ہے تو مزید دستاویز طلب نہ کرنے کی تاکید مورخہ ۲۵، جون ۲۰۰۲ء کے سرکاری حکم نامہ میں موجود ہے ۔اتنا ہی نہیں بلکہ ۲۱، جون ۲۰۰۱ء کے سرکاری حکم نامہ میں اس بات کی بھی تاکید دی گئی ہے کہ جو افسران سرکاری احکامات پر لفظ بالفظ عمل نہیں کریں گے ان کے خلاف ایم سی ایس آر کے تحت سخت تادیبی کاروائی کی جائیں گی ۔متذکرہ سرکاری حکمنامے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت یہ چاہتی ہیکہ مہاراشٹر کے مسلم او۔بی ۔سی ۔طبقہ کے افراد کو ذات کے اسناد سے محروم نہ ہونا پڑے ۔لیکن کسی بھی سرکاری حکمنامے کی ڈرافٹنگ جو لوگ کرتے ہیں وہ تو بالآخر لال فیتہ شاہی طبقہ کے ہی ہوتے ہیں ۔وہ عموماً نیچے بیٹھے ہوئے اپنے بھائیوں کی حرام کی روزی روٹی پر لات نہیں مارنا چاہتے ۔اسی مقصد کے تحت سرکاری احکامات میں ہی ایک کھونٹی جیسے منسلک افسران کی (کھاتری پٹلیاس) یعنی یقین دہانی ہونے پر داخلہ دیا جائے نیز انھیں جملوں کا سہارا لیکر کرپشن کی شروعات ہوتی ہے یا ہم ذات کے اسناد سے محروم ہو جاتے ہیں ۔اسی قسم کی شرارت ۳، اگست ۲۰۱۰ء کے سرکولر میں بھی کی گئی ہے ۔لیکن عموماً ہمارے منسٹر اس سرکولر کو مسلمانوں کیلئے راحت گردانتے ہیں ۔وجہ صاف ہیکہ ان محترم اور معزز حضرات کو لال فیتہ شاہی کی ڈرافٹنگ کو سمجھنے کیلئے ان کے پاس وقت ہی نہیں ہے ۔ظلم یہ ہیکہ جب افسران کی ان سرکاری احکامات کی کھلے عام پامالی کے رویّہ کی جانب منترالیہ میں شکایت درج کی جاتی ہے تو منترالیہ میں بیٹھے اعلیٰ افسران بے شرمی کے ساتھ یہ لکھ دیتے ہیں کہ آپ اگر افسران سے مطمئن نہیں ہیں تو ہائی کورٹ جاؤ۔

ظلم جب حد سے زیادہ بڑھ جائے گا تو وہ دن دور نہیں جب مسلمان بھی ہائی کورٹ کا راستہ بتانے والوں کو ان کے آفس میں گھس کر انھیں گھر کا راستہ بتلا سکتے ہیں صرف انتظار ہے مسلمان، مسلم رہنماؤں کے چنگل سے باہر نکل کر سرسری طور سے کیوں نہ ہو قانون کا جانکار بن جائے ۔ان تمام دشواریوں کا حل نہایت ہی آسان ہے، اتنا آسان کہ ایک ٹیبل پر رکھے ہوئے پیپرویٹ کو اُٹھا کر ٹیبل کے دوسرے حصّے میں رکھنا ۔ضرورت صرف اس بات کی ہیکہ ہمیں حکومت کو اس بات پر مجبور کرنا ہوگا کہ متذکرہ تمام سرکاری احکامات پر مشتمل ایک جی ۔آر نکالا جائے جس میں متذکرہ سرکاری احکامات میں درج نکات صاف اور کھلے الفاظ میں موجود ہوں جہاں کوئی بھی ایسا لفظ نہ ہو جس کو سہارا بنا کر منسلک افسر ہمیں ذات کے اسناد سے محروم کر دیں ۔لیکن حکومت شاید ہی اس بات پر آمادہ ہو کیونکہ اگر مستحق مسلمانوں کو او۔بی ۔سی کے اسناد مل جاتے ہیں تو یہ قوم تعلیم اور معاشی اعتبار سے خود کفیل ہو جائیں گی ۔

اس مسئلہ کا حل ایک ہی ہیکہ اپنے گاؤں شہر یا محلّہ میں آبادی کے تناسب سے یونٹ بنا کر ذات کے اسناد کے عریضہ کسی ایکسپرٹ کی نگرانی میں بھر کر سیتو میں داخل کئے جائیں اور اس کے بعد فوراً اپنے علاقے کی کسی طاقتور شخصیت اور قانونی ایکسپرٹ کے ساتھ مل کر مسلم او بی سی کے تعلق سے تمام تر سرکاری احکامات کی نشاندہی میں اسناد کے ان عریضوں پر فیصلہ دئے جانے کے تعلق سے منسلک افسران کو گذارش کی جائے ۔ساتھ ہی جن افراد کے اسناد کو نامنظور کیا جاتا ہے ان تمام کی فہرست بنا کر کونسے سرکاری احکامات پر عمل نہیں کیا گیا یہ بات پھر منسلک افراد سے مل کر روبرو کی جائے ۔ایسی صورت میں جب معاملہ سیکڑوں کا ہوگا تو افسران پر یقیناً سرکاری احکامات کا خوف ہوگا اور اسی خوف کے نتیجہ میں ہمیں انشاء اللہ ہمارا حق ملنا ہی ہے ۔